مولانا زید احمد نعمانی

پاکستان کیلئے خطرے کی گھنٹی

سانحۂ ایبٹ آباد نے ملکی حالات کو جس بھنور کے سپرد کیا ہے، اس کا منظر قوم کے سامنے ہے۔ 2 مئی کے واقعہ نے ہر فرد کے ذہن میں شبہات کا ایک طوفان پیدا کر دیا ہے۔ ملکی سلامتی کو درپیش خطرات نے ہر محب وطن شہری کو ذہنی انتشار میں مبتلا کر رکھا ہے۔ روز طلوع ہونے والا سورج اس گھمبیر سیاہی میں اضافہ کرتا دکھائی دے رہا ہے۔ ایبٹ آباد آپریشن کے بعد پارلیمنٹ سے پاس ہونے والی مشترکہ قرارداد، حالیہ چھ ڈرون حملوں کی دھولیں بیٹھتی دکھائی دے رہی ہے۔ گویا موجودہ امریکی قزاق طیاروں کی ننگی جارحیت نے ثابت کر دیا ہے کہ ملکی پارلیمنٹ کی کوئی اجتماعی آواز ان کا راستہ نہیں روک سکتی۔ چنانچہ امریکی اراکین کانگریس کی یاوہ گوئیاں اس حقیقت پر مہر تصدیق ثبت کر رہی ہیں۔ جبکہ پاکستانی حکمران امریکی ہفوات کا منہ توڑ جواب دینے کے بجائے، مسلسل ان کی کاسہ لیسی میں مصروف ہیں۔ یہ شرمناک طرز عمل ارباب اقتدار کیلئے کسی تازیانے سے کم نہیں۔ جان کیری ہو یا مارک گراسمین ہر ایک کی زبان وہی ساز بجا رہی ہے، جو دشمنانِ پاکستان سننا اور سنوانا چاہتے ہیں۔ سابق دختر فروش صدر کی بے نیل مرام پالیسیوں کے تسلسل کو موجودہ جمہوری حکمرانوں نے جس طرح بڑھاوا دیا ہے، اس کی آگ اب ہر طرف تباہی و بربادی کے ان مٹ نقوش ثبت کر رہی ہے۔ ___ دنیا بھر میں جس فوج کا لوہا مانا جاتا ہے، آج اسکا وقار داؤ پر لگا ہوا ہے۔ دنیا کی ساتویں جوہری قوت کفریہ طاقتوں کے ہاتھوں بازیچہ اطفال بنی نظر آ رہی ہے۔ قومی سلامتی پر مامور اداروں کی کردار کشی کا جو کھیل عالمی سطح پر کھیلا جا رہا ہے، اس کے پس منظر میں صہیونی ریشہ دوانیوں کا اثر صاف محسوس کیا جا سکتا ہے۔ اس موقع پر اپنوں کی بے وفائی و جفاکاری سے بھی صرف نظر ممکن نہیں۔ پاکستانی عوام اور عساکر پاکستان کے مابین تناؤ، تضاد اور کھچاؤ پیدا کرنے کی جو کوششیں کی جا رہی ہیں، اُس میں ملکی قیادت کی ناقص تدبیروں کے عمل دخل سے کون صاحب عقل انکار کر سکتا ہے؟ قوم سوال کرنے پر مجبور ہے کہ آخر ہم کب تک دوسروں کی جنگ کا ایندھن بنتے رہیں گے؟ جس نام نہاد دہشتگردی کے خاتمے کیلئے صلیبی افواج افغانستان پر حملہ آور ہوئی تھیں، کیا وہ اس کے انسداد میں کامیاب ہو چکی ہیں؟ اگر نہیں تو پھر پاکستان کے خلاف امریکی کارروائیوں کے کیا پوشیدہ مقاصد ہیں؟

موجودہ احوال و واقعات کا سرسری مشاہدہ بھی کیا جائے تو جو امر ابھر کر سامنے آتا ہے، وہ یہ ہے کہ ملک اندرونی و بیرونی آزمائشوں میں گھر چکا ہے۔ گرانی، غربت، عدم تحفظ، توانائی کی قلت جیسے لاتعداد حل طلب مسائل ہیں، جن سے خدمت کے دعویداروں نے آنکھیں موند رکھی ہیں۔ طرفہ تماشا یہ کہ ہمارے عمومی رویوں میں بدعنوانی، جھوٹ، خیانت، رشوت، کام چوری، مفاد پرستی، عصبیت، منفی اختلافات اور عدم اتفاق سمیت دوسروں کے نقصان کو اپنا نقصان نہ سمجھنے جیسے روحانی امراض برگ و بار لا رہے ہیں۔ اخلاقی پستی کا یہ عالم ہے کہ اس وقت معاشرے

میں صداقت و دیانت، اتحاد و اتفاق اور قومی امور پر یکجہتی جیسی صفات نایاب نہیں تو کم یاب ضرور ہیں۔ اس تناظر میں یہ نتیجہ اخذ کرنا کچھ دشوار نہیں کہ، ہماری شامت اعمال نے ہمیں مصیبتوں کی دلدل میں دھکیل دیا ہے۔

درد کی ایک ٹیس ہے جو وقفے وقفے سے دل کے سکون کو بے سکونی میں بدل دیتی ہے۔ کل تک جن کی سلامتی کی دعائیں لبوں پر تھیں، آج وہ ہم میں نہیں رہے۔ وہ شخص جس کا ہر پل اور ہر سانس مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے ظلم و ستم پر اشک بار تھا، جو قبلہ اول کی آزادی اور حرمین شریفین کے تحفظ کو اپنا مشن بنا چکا تھا، جس نے عشرت کدوں کو چھوڑ کر سنگلاخ پہاڑوں کو اپنا مسکن بنایا، جس نے وقت کے فرعونوں کے سامنے خدائے بزرگ و برتر کی توحید کا اعلان ڈنکے کی چوٹ پر کیا، جس نے صیہونی ارادوں کے سامنے سد سکندری کا کردار ادا کیا۔ لاریب اِس دم، فردوس کے بالا خانوں میں اپنی کامرانی پر خوب نازاں و شاداں ہوگا۔ آخر اس کی عمر بھر کی بے قراری کو قرار آ ہی گیا ہوگا۔ ماضی کے اوراق پلٹتے جایئے۔ ایسے کئی سرفروش و جانباز نظر آئیں گے، جن کے خون کی سرخی اسلام کی حقانیت کا منہ بولتا ثبوت اور ''جتنا دباؤ گے، اتنا ہی ابھرے گا'' کا عملی تصور پیش کرتی دکھائی دیتی ہے۔

وقت حاضر کا فرعون بھی اپنی چنگیزیت میں بے مثل ہے۔ عراق، افغانستان، پاکستان، لیبیا، فلسطین اور کشمیر سمیت کونسا مسلم خطہ ہے جہاں بالواسطہ یا بلاواسطہ اس کے پنجے نہ گڑھے ہوئے ہوں؟ جہاں معصوم بچوں کا قتل عام نہ کیا گیا ہو؟ لمحۂ موجود میں اس کا غرور و تکبر افغان کہساروں کے درمیان ہچکولے کھا رہا ہے۔ اُس کے چہرے سے مساوات اور انسانی حقوق کا نقاب الٹ چکا ہے۔ دس برس بیشتر افغانستان کو لقمہ تر سمجھنے والوں کے لیے افغان سرزمین گلے میں پھنسی ہڈی بنی ہوئی ہے، جو نگلی جاسکتی ہے نہ اگلی جاسکتی ہے۔ امریکا ایسے وقت میں جب اسے ذلت آمیز شکست کا سامنا ہے شیخ اسامہ کی شہادت کو اپنے کھاتے میں ڈال کر، امریکی قوم اور بین الاقوامی طاقتوں کے سامنے اپنا گرتا ہوا تاثر بچانے کی سعی لاحاصل کر رہا ہے۔

پاکستان سے متعلق 2 مئی کے بعد جو لب و لہجہ امریکی حکام کا سامنے آیا ہے، وہ اپنی جگہ معنی خیز ہے۔ صیہونی منصوبہ سازوں نے صلیبی جنگ کو جس خاموش حکمت عملی کے تحت پاکستان منتقل کر دیا ہے، وہ ہمارے پالیسی ساز اداروں اور قومی سلامتی پر مامور افراد کی آنکھ کھول دینے کیلئے کافی ہو جانا چاہیے۔ ایبٹ آباد آپریشن اس سلسلے کی بنیادی کڑی معلوم ہوتی ہے۔ مذکورہ کارروائی وہ دوراہا ہے جہاں سے امریکا اور پاکستان کے راستے مکمل طور پر جدا ہو جاتے ہیں۔ اب چاہے سربراہان مملکت اسے فتح عظیم کا نام دیں یا اپنے خلاف اعلان جنگ کا طبل سمجھیں۔ مزید یہ کہ اب تک جس خود مختاری اور آزادی کے دعوے کیے جاتے رہے ہیں، اسکی حقیقت فقط اتنی رہ گئی ہے کہ ہر امریکی جارحیت کے بعد دبے لفظوں ایک مذمتی بیان جاری کر دیا جائے۔ زیادہ سے زیادہ منہ توڑ جواب دینے کا اعلان کر کے قوم کے جذبات کو تھپکی دی جائے۔ یہ امر کسی صاحب نظر سے چھپا ہوا نہیں ہے کہ جس دہشت گردی کے خاتمے کیلئے ہمارے بے حمیت حکمران امریکا کی ہاں میں ہاں ملا رہے ہیں، وہ اصل میں اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارنے کے مترادف ہے۔

چنانچہ سیاسی وعسکری قیادت کی پرزور مذمت کے باوصف 6 مئی کو ہونے والے امریکی ڈرون حملے نے پاکستان کی داخلی وخارجی آزادی کو ایک بار پھر چیلنج کردیا ہے۔ساتھ ہی ہمارا ازلی دشمن اپنی بھانت بھانت کی بولی سے غوغا آرائی میں مصروفِ نظر آرہا ہے۔گزشتہ حملوں کی طرح حالیہ فضائی حملے میں بھی کسی دہشت گرد کے مارے جانے کی اطلاع نہیں ہے۔عساکر پاکستان کے سپہ سالار کے صائب موقف سے یہ تجزیہ اخذ کیا جارہا تھا کہ پاکستان اب اپنی فضائی حدود کی خلاف ورزی کسی صورت برداشت نہیں کرے گا۔مگر نتیجہ ڈھاک کے تین پات سے مختلف نہ نکلا۔فی الحقیقت معصوم پاکستانیوں اور غیور قبائلیوں کا خون چھپائے نہیں چھپ رہا۔محب وطن شہداء کا لہو پکار پکار کر کہہ رہا ہے کہ اے ہم وطنو! عنقریب یہ آگ تمہاری دہلیز کو چھونے والی ہے۔___ اس امر میں کسی شبہے کی گنجائش نہیں ہے کہ اسلامی برادری میں پاکستان ایک ممتاز مقام رکھتا ہے۔جس کے پس منظر میں تقسیم برصغیر اور قیام پاکستان کی پوری تاریخ موجود ہے۔عالم اسلام میں مادر وطن واحد ایسی مملکت ہے جو عسکری، نظریاتی، ایمانی اور دفاعی حوالے سے مضبوط حیثیت کی حامل ہے۔یہی وجہ ہے کہ باطل کے تمام تیروں کا رخ ارض پاک کی جانب مڑ چکا ہے۔یہاں موجود جوہری طاقت ،اسرائیل نواز قوتوں کے سینے پر مونگ دل رہی ہے۔عظیم تر اسرائیل کے منصوبے کے آگے اگر کوئی ملک اپنی آواز بلند کرسکتا ہے تو وہ مملکت خداداد ہے۔ایسے میں بھلا ایک مستحکم، پرامن اور ترقی یافتہ پاکستان آخر انہیں کیسے قابل قبول ہوسکتا ہے، جن کی پوشیدہ عداوت ان کی زبانوں سے نکل نکل کر ظاہر ہورہی ہے۔ستم ظریفی کی انتہا ہے کہ امریکی چوکھٹ پر اپنا ماتھا ٹیکنے اور اس کو اپنا حاجت روا ماننے والے ہمارے ارباب اقتدار بھی غیروں کی جنگ میں معاون وشریک کار ہیں۔نتیجتاً نام نہاد انتہا پسندی اور دہشت گردی کا خاتمہ تو کیا ہوتا، الٹا ختم نہ ہونے والی بدامنی، اقتصادی بدحالی اور روزافزوں گرانی جیسے مسائل نے ملک کو گھیر رکھا ہے۔قوم پریشان ہے۔غریب اپنی غربت کے ہاتھوں خودکشی پر مجبور ہے۔لوٹ کھسوٹ ،فرائض سے پہلوتہی اور خیانت جیسے معاشرتی ناسور برساتی کیڑوں کی طرح ہر جگہ سر اٹھارہے ہیں۔___ متذکرہ حقائق کے پیش نظر امریکی افواج کا آپریشن ''جیرونیمو'' ارض وطن کے خلاف خطرے کی گھنٹی ہے۔ان حالات میں ضرورت اس امر کی ہے کہ ہر فرد اپنی جگہ خوداحتسابی کے اسلحے سے مسلح ہو۔اس وقت ایک سچا مسلمان اور مخلص پاکستانی ہی عالمی طاقتوں کے ناپاک ارادوں کو روکنے میں کلیدی کردار ادا کرسکتا ہے۔یقیناً آپس کے تفرقات واختلافات کو پس پشت ڈال کر، باہمی اتحاد واتفاق میں ملکی سلامتی وتحفظ کا راز مضمر ہے۔اس وقت عصبیت کے بدبودار نعروں کو چھوڑ کر اسلامی اخوت کے رنگ میں رنگ جانا، ہماری نجات کی سب سے بڑی دلیل بن سکتا ہے۔سماج میں موجود خرابیوں کو دور کرنے اور اصلاح احوال پر توجہ دے کر نہ صرف حق سبحانہ وتعالیٰ کی رضا کا پروانہ حاصل کیا جاسکتا ہے، بلکہ عالمی سامراجوں کی پشت پر ضرب کاری بھی لگائی جاسکتی ہے۔کیونکہ یہی قرآنی حقیقت بھی ہے اور زمینی واقعات کا موجودہ تقاضا بھی۔ورنہ عیار دشمن کا چھپا وار سامنے آنے تک بہت کچھ ہاتھ سے نکل جانے کا امکان ہے۔پھر ہماری قسمت میں کف افسوس ملنے کے سوا کچھ نہ ہوگا۔